احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ — بدھ - ۶ - جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ - ۲ - فتح ۱۳۷۱ ہش - ۲ - دسمبر ۱۹۹۲ء — نمبر ۲۷۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"وہ موت تاریکی کی موت ہے جو انسان اپنے دنیاوی دھندوں میں مصروف ہوتا ہے اور موت اُوپر سے آدباتی ہے۔ حافظ نے ایسے موقعہ پر ایک شعر کہا ہے ؎

چو روزِ مرگ نہ پیدا است بارے آں اولیٰ
کہ روزِ واقعہ پیشِ نگار خود باشد

یعنی موت کا دن تو مخفی ہوتا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ مرنے کے دن میرا محبوب اور میرا معشوق میرے پاس ہو۔ موت جب آتی ہے تو ناگہانی طور پر آجاتی ہے۔ انسان کہیں اور تدبیروں اور دھندوں میں پھنسا ہوا ہوتا ہے کہ یہ کام اس طرح ہو جاوے یہ ایسے ہو جاوے اور اُوپر سے موت آجاتی ہے۔ (---) ہم یہ نہیں کہتے کہ ملازمت، تجارت، زمینداری اور دوسرے وجوہ معاش کو انسان چھوڑ دیوے بلکہ چاہیئے کہ عملی طور پر اس تعلق کو بھی ثابت کر کے دکھاوے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ رکھنے کا اقرار کرتا ہے۔ جتنی جانفشانیاں اور جدوجہد دنیا کے لئے کرتا ہے دوسری طرف دین کے لئے بھی تو کر کے دکھاوے۔ ورنہ زبانی دعوے تو خواہ آسمان تک پہنچ جاویں جب تک عملی طور پر کر کے نہ دکھاؤ گے کچھ نہیں بنے گا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۰۶)

رب کریم کی ذات ہی ہے جسے جب بھی پکاریں گے اس کو ہمیشہ موجود پائیں گے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

دنیا والے ہمیشہ دنیا والوں کو ہی پکارتے ہیں لیکن اکثر صورتوں میں انکی پکار ضائع ہو جاتی ہے اور بیکار چلی جاتی ہے۔ اور جہاں تک یہ پہنچانا مقصود ہوتی ہے۔ وہاں تک پہنچتی ہی نہیں۔ اگر وہاں تک پہنچ بھی جائے تو پھر اس کے جواب میں امدادی کارروائی میں تاخیر ہو جاتی ہے یا مدد کرنے والا اس بات کا اہل نہیں ہوتا کہ وہ مدد کر سکے۔ ایک ہی ذات ہے اور وہ ہمارے رب کریم کی ذات ہے۔ جسے آپ جب بھی پکاریں گے اسکو ہمیشہ موجود پائیں گے۔ مخفی سے مخفی آواز بھی ایسی نہیں جو اس تک نہ پہنچے۔ دل کی گہرائیوں میں پیدا ہونے والے اور کروٹیں لینے والے خیالات بھی اس تک پہنچتے ہیں چنانچہ جس پکار کا یہاں ذکر کیا گیا ہے وہ بھی ایک تنہائی کی اور اندھیرے کی پکار ہے (-) فرمایا یہ میرے بندے مجھے ایسی حالت میں پکارتے ہیں جب دنیا میں انکو کوئی دیکھ نہیں رہا ہوتا کوئی ان کی آواز نہیں سن رہا ہوتا۔ رات کی تاریکیوں میں یہ اپنے بستروں کو چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم ان کی آواز کو سنتے ہیں۔ ہم انکی مدد کو آتے ہیں اس طرح انکی طمعیں بھی، انکی حرص و ہوا۔ ہر خواہش اور ہر تمنا خدا ہی کی طرف رُخ اختیار کرتی ہے۔ فرمایا (صاحب ایمان) بندے خوف میں بھی اپنے رب کو پکارتے ہیں اور طمع میں بھی اسی کو پکارتے ہیں جبکہ دنیا کی حالت اس کے بالکل برعکس ہے مثلاً ایک بچہ امتحان میں بیٹھتا ہے۔ اگر دنیاداری اس پر غالب ہوگی تو وہ یہ سوچے گا کہ میں کس طرح ممتحن تک پہنچوں۔ کس طرح سفارش کرواؤں

باقی صفحہ ۲ پر

انسان کو لازم ہے کہ وقت کی قدر کرے

عمر دم بدم گذرتی اور برف کی طرح پگھلتی جاتی ہے اور اس وقت کا علم نہیں جب یہ تمام ہو۔ اس لئے انسان کو لازم ہے کہ اپنے وقت کی قدر کرے اور عمر کو غنیمت سمجھے اور ان تھوڑے سے دنوں میں جو اس کو مل گئے ہیں مولا کریم سے ایسا معاملہ کرے کہ ان کے گذرنے پر اس کو عظیم الشان آرام گاہ حاصل ہو۔ بڑے بد بخت ہیں وہ جو اپنے بیوی بچے کے آرام کیلئے دین برباد کرتے ہیں یاد رکھیں کہ مال، اسباب، عزیزوں، رشتہ داروں سے برخوردار ہونا اور فائدہ اٹھانا محض مولا کریم کے فضل پر منحصر ہے۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الاوّل)

اعلان ولادت

"اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۹ نومبر ۹۲ء کو مکرم عبدالسلام سید صاحب مقیم جرمنی کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام سید عبدالرحمٰن ظفر تجویز ہوا ہے۔ مکرم عبدالسلام سید صاحب محترم سید عبدالرحمٰن صاحب کے پوتے اور محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبشر آف ڈیرہ غازی خاں کے نواسے ہیں۔ نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مسعود احمد صاحب کو ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حسام مسعود تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری نثار احمد صاحب لائن سپرنٹنڈنٹ (ریٹائرڈ) واپڈا کا پوتا اور مکرم رانا سعادت احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی اور صحت والی عمر عطا فرماوے۔

سانحہ ارتحال

مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید نائب ناظر ضیافت اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے سب سے چھوٹے بہنوئی مکرم قریشی انعام اللہ صاحب ابن مکرم قریشی فتح اللہ صاحب آف حافظ آباد حال لاہور عرصہ نو ماہ بعارضہ کینسر بیمار رہ کر مورخہ ۲۷ نومبر ۹۲ء کو شام ۳ بجے شیخ زید ہسپتال لاہور میں بعمر ۴۲ سال وفات پا گئے ہیں۔ اُن کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اگلے روز بیت المبارک میں بعد فجر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے جنازہ پڑھایا۔ بعد ازاں قطعہ نمبر ۱ قبرستان میں اُن کی تدفین مکمل ہونے پر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال ثانی نے دعا کروائی اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۔ فتح ۱۳۷۱ ہش ـــــ ۲۔ دسمبر ۱۹۹۲ء

خدا تعالیٰ سے دوستی

کسی کو دوست بناتے وقت تو یہ خیال دل میں نہیں آتا کہ کبھی کام پڑا تو اس سے مدد لیں گے۔ لیکن خیال آئے یا نہ آئے دنیا کا دستور یہی ہے۔ کہ جب کسی سے دوستی ہو جاتی ہے تو پھر لاشعوری طور پر یہ امید پیدا ہوتی ہے کہ وقت پڑا تو یہ دوست کام آئے گا۔ اور ہمارے اپنے دل میں بھی یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہمارے دوست کو کبھی ضرورت پیش آئے تو ہم حتی الامکان اس کے کام آئیں گے۔ انگریزی میں کہتے ہیں کہ حقیقی طور پر تو دوست وہی ہے جو ہماری ضرورت کے وقت کام آتا ہے۔

دوستی کو قائم رکھنے کے لئے یہ لازمی بات ہے کہ ذہنی ہم آہنگی ہو۔ جہاں ذہنی ہم آہنگی نہ ہو وہاں دوستی لگ ہی نہیں سکتی۔ اور اگر آغاز میں تو ذہنی ہم آہنگی ہو لیکن بعد میں کم ہونے لگے۔ ایک کا مزاج بدل جائے، عادات بدل جائیں۔ ترجیحات بدل جائیں تو یقیناً دوستی قائم نہ رہ سکے گی۔ بارہا دیکھا گیا ہے کہ بہت اچھے دوست ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں اور پھر ایک دوسرے سے ملنا تو کجا ایک دوسرے کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ سب کچھ اس لئے کہ ذہنی ہم آہنگی میں فرق آجاتا ہے۔

اگر ہم غور کریں تو سب سے زیادہ کام آنے والا دوست اور حقیقت میں ہمارے کام کر سکنے والا دوست وہ ذات ہے جو ہمارا خالق و مالک ہے۔ ہمارا خدا ہمارے سب سے زیادہ کام آ سکتا ہے۔ اور واقعی آتا بھی ہے۔ کیا یہاں بھی ذہنی ہم آہنگی کے الفاظ استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم الفاظ کے ہیر پھیر میں پڑے بغیر یہ کہنا چاہیں گے۔ کہ جب تک انسان اپنی رضا کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق نہ کرے اس سے دوستی نہیں لگ سکتی۔ کیا خدا کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملا لینا ذہنی ہم آہنگی کہلا سکتا ہے۔ ہمارے خیال میں تو کہلا سکتا ہے۔ ہم وہی کچھ سوچیں جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ اور ہم وہی کچھ کریں جو اس کا منشاء ہے۔ اگر ایسا ہو سکے تو دوستی لگ بھی جائے گی۔ اور قائم بھی رہے گی۔ بلکہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائے گی۔ اس سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر اپنی سلامتی نازل فرماتا رہے۔ کا ایک شعر ہمارے سامنے رہنا چاہیئے اور وہ شعر یہ ہے۔

"کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو"

ہمیں اللہ تعالیٰ کی دوستی کی ضرورت ہے اور اس کی نصرت کی۔ اور اس کے لئے ہمیں ہر گندگی سے پاک ہو جانا چاہیئے۔

دیکھتے ہیں امام کی جانب
ہر اشارہ ہے ان کا راہنما
مرکزیت ہے جان قوموں کی
اور مرکز ہے وجہِ صدق و صفا

ابوالاقبال

---

(۱)

نگہ سے محو عکسِ ماسوا کر
مری ہستی کو اپنا آئنہ کر
مرے کردار میں تیری ادا ہو
وہ شانِ زندگی مجھ کو عطا کر

(۲)

جمالِ ذات سے پردہ اُٹھا کر
ہجومِ بے خدا کو باخُدا کر
بشر کو سوز و سازِ عشق دے کر
مقامِ دردِ دل سے آشنا کر

(۳)

مجھے سوز و گدازِ دل عطا کر
مری جاں کو محبّت آشنا کر
مرے مُنہ میں زباں کو پاک فرما
مجھے شائستۂ حمد و ثنا کر

(۴)

جہانِ آب و گِل مجھ سے جُدا کر
مجھے بیگانۂ ارض و سما کر
جو فِکرِ ماسوا کو پھُونک ڈالے
وہ چنگاری مرے دل کو عطا کر

(۵)

مرے پیکر کو دے اپنی تجلّی
مرا دل مرکزِ نُور و ضیا کر
مری ہستی کو اپنا رنگ دے کر
مجھے بھی اپنی صورت دلربا کر!

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

وَاللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ سَقْطٌ كُلُّهُمْ
اِلَّا الَّذِيْ اَعْطَاهُ نِعَمُ لِقَاءٍ

اور اللہ کی قسم! سب کے سب لوگ بیکار شئے ہیں سوائے اس شخص کے جسے خدا نے اپنے دیدار کی نعمت دی ہو۔

اِنَّ الَّذِيْ اَرْوَى الْمُهَيْمِنُ قَلْبَهٗ
تَأْتِيْهِ اَفْوَاجٌ كَمِثْلِ ظِمَاءٍ

وہ شخص جس کے دل کو خدائے نگہبان نے سیراب کر دیا ہو اس کے پاس فوجوں کی فوجیں پیاسوں کی طرح آتی ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ انسان کے مقصدِ حیات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حقیقی زندگی صرف اور صرف اس شخص کی یا ایسے اشخاص کی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے دیدار کی نعمت عطا کر دے۔ اللہ تعالیٰ کو جسمانی طور پر تو دیکھا نہیں جا سکتا لیکن اس کی صفات کو پہچان لینے اور اس کے احکام پر چلنے سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ انسان نے خدا تعالیٰ کو دیکھ لیا ہے یا اللہ تعالیٰ نے اپنے دیدار کی نعمت سے اسے نواز دیا ہے۔ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی صفات کو نہ پہچانے اور اسی گمراہی میں اپنی زندگی بسر کرلے تو یقیناً کہا جا سکتا ہے کہ اس کی زندگی بالکل بے کار ہے۔ چنانچہ پہلے شعر میں حضور یہی فرماتے ہیں کہ سب لوگوں کی زندگیاں بیکار ہیں اور حضور یہ بات اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان فرماتے ہیں سوائے اس شخص کے جسے خدا تعالیٰ نے اپنا دیدار عطا فرما دیا ہے۔ یعنی جسے اپنی صفات کی سمجھ بوجھ عطا کر دی ہو اور جس کے دل میں اس سمجھ بوجھ کے باعث اللہ تعالیٰ کے احکام کی فرماں برداری کا جذبہ پیدا ہو گیا ہو گویا کہ انسان کو اس بات کے سوچنے کی ضرورت ہے کہ وہ اس دنیا میں بھیجا تو اس لئے گیا تھا کہ خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق پیدا کرے اور اس کے دیدار کی نعمت سے محظوظ ہو اگر وہ ایسا نہیں کر سکا اور اس کی زندگی کسی اور ڈھب پر چل رہی ہے تو اسے جان لینا چاہیئے کہ وہ اس دنیا میں ایک بے کار سی چیز ہے اس کی کوئی اہمیت نہیں۔

دوسرے شعر میں حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے دل کو سیراب کر دے یعنی اپنی محبت عطا کر دے اور وہ شخص اس محبت میں کھو جائے تو اللہ تعالیٰ جو حقیقی طور پر ہر چیز کا نگہبان ہے اس کی حفاظت کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے اس کا تعلق جس نے اسے سیراب کر دیا ہے عقل مند لوگوں کو یہ تعلق اس بات پر مجبور کر دیتا ہے کہ وہ پیاس بجھانے کے لئے اس کے پاس آئیں اس کی سیرابی سے فائدہ اٹھائیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی قبولیت دلوں میں پیدا کر دیتا ہے اور پھر اکا دکا نہیں بلکہ فوجوں کی فوجیں یعنی بہت بڑی تعداد میں لوگ اس کے پاس آکر اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔ اگر انسانی تاریخ پر غور کیا جائے تو یہ نظارہ نظر آتا ہے کہ جو لوگ خدا کے ہو جاتے ہیں اور جن لوگوں کو خدا اپنی محبت سے سیراب کر دیتا ہے لوگوں کے جھمگھٹے ان کے پاس آتے ہیں۔ اور ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق قائم کرتے ہیں۔ اسی کا نام ہے ان کا اپنی پیاس بجھانا۔ یعنی جو ان کی روحوں کو اللہ تعالیٰ کی پیاس لگی ہوتی ہے وہ اس سیرابی سے بجھاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس کے دیدار کی نعمت سے بہرہ ور ہوں اور وہ ہمیں اتنا سیراب کر دے کہ ہماری سیرابی کے باعث لوگ ہمارے ذریعے اللہ تعالیٰ سے تعلق کی پیاس بجھائیں۔ ہمارے ذریعے اللہ تعالیٰ کو حاصل کریں اور اس طرح ان کی زندگی کا مقصد انہیں مل جائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر

> خدا کا فضل ہے جو ہمیشہ چندے دینے والوں پر نازل ہوتا ہے کہ ان کی مالی حیثیت بھی پہلے سے بہتر ہونی شروع ہو جاتی ہے۔"
> (ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

تلقینِ عمل

سب سے پہلے جو چیز اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے وہ ایمان ہے۔ عقیدہ اس کا ایک حصہ ہے یعنی ایمان دو چیزوں کا نام ہے اور وہ عقیدہ اور قوت محرکہ ہے اور عقیدہ ایک چیز کا نام ہے یعنی کسی چیز کو سچا سمجھنا پھر ایک شخص میں کام کا جوش ہوتا ہے۔ کسی میں نہیں یعنی عقیدہ اور قوت محرکہ الگ الگ بھی پائی جاتی ہیں ہزاروں ہزار آدمی ایسے پائے جاتے ہیں جو عقیدہ رکھتے ہیں لیکن ان میں قوت محرکہ نہیں پائی جاتی۔ اسی طرح ہزاروں ہزار آدمی ایسے ہوتے ہیں جن میں عقیدہ نہیں پایا جاتا صرف قوت محرکہ پائی جاتی ہے وہ کام کرتے ہیں لیکن کوئی مقصد اپنے سامنے نہیں رکھتے گو عقیدہ مقصد پر دلالت کرتا ہے اور ایمان مقصد اور اس کے مطابق عمل پر دلالت کرتا ہے۔ دنیا میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو مقصد رکھتے ہیں لیکن عمل نہیں کرتے اور دنیا میں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو عمل کرتے ہیں لیکن کوئی مقصد نہیں رکھتے لیکن صاحب ایمان وہ ہے جو مقصد اور عمل دونوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔

دوسری چیز جو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ انسان کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے وہ عمل ہے۔ ایمان کے بعد عمل کا مقام آتا ہے۔ اور یہ وہ مقام ہے جہاں قوت محرکہ عمل میں آجاتی ہے۔ مثلاً بیلنا ہے۔ بیلنے میں اگر گنا ڈالا جائے تو قوت محرکہ کا قائم مقام ہے اور پھر بیلنا حرکت کرے تو اس سے رس ٹپکنے لگتی ہے اسی طرح انسان کے اندر جب عقیدہ پیدا ہوتا ہے اور قوت محرکہ بھی پیدا ہوتی ہے تو قوت محرکہ مقصد کے ساتھ مل کر رس پیدا کرتا ہے۔

جس طرح بیلنا ہو مگر اس میں گنا نہ ڈالا جائے تو بیلنے کو حرکت دینے سے بھی رس نہیں ٹپکتی اسی طرح اگر صرف عقیدہ ہی عقیدہ ہو قوت محرکہ نہ ہو تو اس سے انسان کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا جس طرح بیلنے کو جب تک حرکت نہ دی جائے اور اس میں گنا نہ ڈالا جائے انسان رس حاصل نہیں کر سکتا۔ رس نکالنے کے لئے ضروری ہے وہ بیلنا میں گنے ڈالے اور پھر اسے حرکت دے۔ اسی طرح جب کوئی مقصد معین ہوتا ہے اور پھر انسان کے اندر ایک جوش ہوتا ہے تو اسے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے کچھ کرنا چاہیئے اور پھر انسان وہ کام کرنے لگ جائے تو اس کو عمل کہتے ہیں۔

عمل کے بغیر بھی انسان صحیح نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ میں نے بتایا ہے کہ خالی بیلنا حرکت کرتا رہے اس میں گنا نہ ڈالا جائے تو رس حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح عقیدہ ہو لیکن قوت محرکہ صحیح طور پر کام نہ کرے تو ایمان بیکار ہے۔ اسی طرح اگر عمل ہو ایمان نہ ہو تو وہ عمل بھی بیکار ہے۔ اس کا کوئی مفید نتیجہ حاصل نہیں ہو گا۔ یورپ والے کتنا عمل کر رہے ہیں لیکن چونکہ وہ عمل ایمان کے تابع نہیں اس لئے وہ روحانیت سے دور ہے۔

دراصل عمل ایمان کا لباس ہے اور ایمان مخفی چیز ہے۔ جب ہم لباس کو دیکھتے ہیں تو اس سے سمجھ لیتے ہیں کہ اس کے پیچھے کوئی آدمی ہے فرض کرو دور سے کوئی آدمی آرہا ہے ہم اس کے کپڑے دیکھتے ہیں تو ان کپڑوں سے سمجھ لیتے ہیں کہ وہ کوئی آدمی ہے کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے وہ محض کپڑے ہی ہوتے ہیں کوئی آدمی وہاں نہیں ہوتا۔ جیسے کوئی کپڑے دھو کر سکھانے کے لئے کسی دیوار یا کسی درخت پر لٹکا دے لیکن عام طور پر یہی ہوتا ہے کہ جب کپڑے نظر آئیں تو اس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ ان کے پیچھے کوئی آدمی ہے۔ اگر کوئی قمیض ہل رہی ہے اور ایک شخص دوسرے سے کہتا ہے کہ دیکھو وہ کوئی آدمی آرہا ہے۔ تو وہ اسے جھٹلائے گا نہیں۔ یہ نہیں کہے گا کہ تم جھوٹ کہتے ہو دس لاکھ میں سے نو لاکھ ننانوے ہزار نو سو ننانوے حالات میں وہ آدمی ہوتا ہے۔ خالی قمیض نہیں ہوتی۔ لیکن کبھی کبھی خالی قمیض ہی لٹکی ہوئی ہوتی ہے اور یہ استثنائی چیز ہے۔ ورنہ عام حالات میں قمیض اور آدمی دونوں اکٹھے ہوں گے اسی طرح جب عمل نہیں ہو گا ہم ایمان کو نہیں مانیں گے اور عمل ایمان کے بغیر پیدا نہیں ہوتا۔ عمل گواہی دیتا ہے ایمان پر اور ایمان پیدا کرتا ہے عمل۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون۔ سین

یونی سیف

یونیسف یعنی اقوام متحدہ کی بچوں کے لئے عالمی تنظیم شروع تو ۱۹۴۶ء میں اس لئے کی گئی تھی کہ یورپ کے وہ بچے جو جنگ سے بُری طرح متاثر ہوئے تھے ان کی امداد کی جائے لیکن ۱۹۵۰ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اسکے عملی میدان کو وسیع کر دیا۔ اور ترقی پذیر ممالک کے بچوں کے جملہ مسائل کو حل کرنا اس کا فریضہ قرار دے دیا۔ بچوں کی جان کی حفاظت اور ان کی بہبود اور ترقی کے سامان اس تنظیم کا مقصد وحید ہے۔ جتنے زیادہ بچوں کے مسائل ہوں گے اتنی ہی زیادہ اس تنظیم کی کارگزاری پہ زور دیا جائے گا۔ آغاز کار میں تو بچوں کی ضروریات ہی کے لئے یہ فنڈ استعمال کیا جاتا تھا۔ لیکن اس کے بعد ترقی پذیر ممالک میں خوراک اور ابتدائی تعلیم (ماں اور بچے کی) کے سلسلے میں بھی یہ فنڈ استعمال کیا جانے لگا۔ ساٹھ کے دہاکے میں عالمی طور پر اس تنظیم کے ساتھ تعاون کیا جانے لگا اور تمام لوگوں نے اسکی ضرورت کو ایسا محسوس کیا جیسا کہ پہلے کبھی نہیں کیا گیا تھا۔ ۱۹۶۵ء میں اس تنظیم کو نوبل انعام صلح جس نے اس بات کو مزید اجاگر کیا کہ بچوں کی بہبود اور امن دونوں باتیں ایک دوسرے کے ساتھ منسلک ہیں۔ اگر بچوں کی بہبود کا خیال نہ رکھا جائے تو یقیناً دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا اسی لئے اس کی کارکردگی کو باقاعدگی کے ساتھ وسعت دی جاتی رہی ہے۔ اور اب سماجی اور انسانی اقدار کو بھی سامنے رکھا جاتا ہے۔ ۱۹۷۹ء میں اس تنظیم کو بچوں کے عالمی دن کے منانے میں سب سے آگے آگے رکھا گیا اور سال کے آخری ایام میں اس سے یہ توقع کی گئی کہ اندازہ لگائے کہ سال بھر میں کیا کچھ ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں اس تنظیم کا یہ فریضہ بھی قرار پایا کہ مسائل کیا ہیں اور ان کی ضروریات کو کسطرح حل کیا جا سکتا ہے نہ صرف ترقی پذیر ممالک میں بلکہ ترقی یافتہ ممالک میں بھی اسکی کارگزاری سامنے آنے لگی۔ اس وقت یہ تنظیم دنیا کے ۱۲۷ ملکوں میں کام کر رہی ہے۔ ان ممالک میں غیر سرکاری تنظیمیں اور قومی کمیٹیاں اس کی مدد کرتی ہیں۔ یونی سیف حکومتوں کیساتھ تعاون کرتے ہوئے بچوں کی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ رہنمائی بھی کرتی ہے اور امداد بھی دیتی ہے۔ وہ امور جن کے باعث زیادہ تر بچے ہلاک ہوتے ہیں ان کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے۔ کوشش کی جاتی ہے کہ بچوں کی شرح اموات کم سے کم ہو۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت دنیا بھر میں ۱۳،۰۰۰،۰۰۰ بچے جن کی عمر پانچ سال سے کم کی ہے۔ موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ اور ان میں سے نصف کی تعداد ایسی ہے کہ انہیں موت سے یقیناً بچایا جا سکتا ہے۔ اور اس طرح معذور ہونے سے بھی۔ کہا جاتا ہے کہ پاکستان میں بھی بچوں کی کیفیت کچھ ایسی بہتر نہیں ہے۔ شرح پیدائش ۳٫۱ فی صد ہے اور اس وقت ۱۱۲ ملین کی آبادی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ۲۰۱۵ء تک آبادی دگنی ہو جائے گی۔ اس وقت ۴۵ فیصد کے قریب اس آبادی میں بچے ہیں اور خواتین جن کی عمر ۱۵ سے ۴۹ سال ہے وہ اس وقت پاکستان میں ۴۳ فیصد ہیں۔

پھٹتے چولہے

لاہور میں لیڈی پولیس سنٹر کا قیام اس لئے عمل میں لایا گیا تھا کہ صوبہ بھر میں عورتوں کے خاندانی جھگڑوں کو بہتر طریق پر نمٹایا جا سکے اور خواتین کو معاشرے میں ان کے حقوق دلوائے جا سکیں۔ اس سنٹر کی لیڈی پولیس انچارج مس فرخندہ اقبال نے گذشتہ روز ایک نیوز ایجنسی کو بتایا کہ ۳۰۰ سے ۴۰۰ کے قریب کیس اس سنٹر میں لائے گئے ہیں اور ان سب کو بہتر طریق پر حل کر کے میاں بیوی کو خوش بخوش ان کے گھروں میں واپس کیا گیا ہے۔ یہ کہ ان معاملات میں ۱۰۰ فی صدی کامیابی ہوئی ہے بتاتا ہے کہ یہ پراجیکٹ جو لاہور میں شروع کی گئی ہے۔ خاصی مفید ہے انچارج صاحبہ نے یہ بھی بتایا کہ سٹوو کے پھٹنے کی وجہ سے عورتوں کی اموات کے زیادہ واقعات ہونے لگے ہیں۔ اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ سٹوو کے متعلق تحقیق کی جائے اور انہیں ایسے مضبوط بنایا جائے کہ پھٹنے کا کوئی خطرہ نہ رہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میرے خیال میں دراصل اتنی عورتیں سٹوو کے پھٹنے سے ہلاک نہیں ہوتیں جتنی بتایا جاتا ہے اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ ایسی عورتوں کا پوسٹ مارٹم نہایت ضروری ہے۔ مزید انہوں نے بتایا کہ انہوں نے اپنے سٹاف میں سے بعض کو اس بات پر متعین کیا ہوا ہے کہ وہ سفید کپڑوں میں ہسپتالوں میں جائیں اور جونہی کوئی ایسی خاتون لائی جائے جس کے متعلق یہ کہا گیا ہو کہ وہ سٹوو کے پھٹنے سے جلی ہے۔ اس کا بیان ریکارڈ کریں۔ ان کے خیال میں عام طور پر خاوند یا گھر کے دوسرے افراد یہ کہہ دیتے ہیں کہ سٹوو کے پھٹنے سے خاتون جھلس گئی ہے حالانکہ ہمارے اندازے کے مطابق جتنی خواتین کے متعلق یہ کہا جاتا ہے ان کی نسبت جو چولھے سے جھلستی ہیں وہ بہت کم ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اب تک ہم نے چھ ایسے کیس رجسٹر کروائے ہیں جہاں گھر والوں نے یہ کہا کہ عورت چولھا پھٹنے سے جھلس گئی ہے لیکن واقعات اس کے خلاف تھے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ جن گھروں میں ایسے واقعات ہوتے ہیں وہاں اکثر فوری طور پر چولھے کو وہاں سے ہٹا دیا جاتا ہے اور جب کچھ لوگ دیکھنے جاتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ چونکہ ہمارے پاس جگہ تنگ ہے۔ اس لئے ہم اس کو اس وقت تک یہاں نہیں پڑا رہنے دیں گے جب تک کہ کوئی شخص یہاں آکر ساری بات دریافت نہ کر لے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کئی عورتوں کا معائنہ کیا ہے جن کے متعلق یہ کہا گیا کہ وہ جھلس گئی ہیں۔ انہیں صرف فسٹ ایڈ دینے کی ضرورت تھی۔ اور فسٹ ایڈ کے بعد انہیں گھروں کو بھیج دیا گیا۔ جب ایسی جھلسی ہوئی خاتون کو ہسپتال میں لایا جاتا ہے تو سب سے پہلے اسے اپریشن روم میں لے جاتے ہیں تا کہ یہ دیکھا جا سکے کہ وہ کس حد تک جھلسی ہے۔ اور اس کے بعد ان کا علاج کیا جاتا ہے انہوں نے کہا کہ اس طرح ۳۰ سے ۴۵ فی صد تک عورتیں علاج کے باوجود ختم ہو جاتی ہیں۔

سری لنکا کے باغی؟

سری لنکا کے دارالحکومت میں باغیوں نے پھر اپنے حملوں کی مہم شروع کر دی ہے چنانچہ اس سلسلے میں حکومت نے ۳۰۰ تامل افراد کو حراست میں لے لیا ہے اور تمام گھروں کو یہ ہدایت کی ہے کہ وہ ہر گھر میں رہنے والے لوگوں کی فہرست پولیس کو مہیا کریں۔ گویا کہ ہر شخص جہاں رہتا ہے اپنے آپ کو پولیس کے ساتھ رجسٹر کروائے اور ایسا کروانا اہل خانہ کے سربراہ کا فرض ہے۔ مقصد یہ ہے کہ پولیس کو ہر وقت اس بات کا علم رہے کہ کون کہاں ہے اور کہاں جا رہا ہے۔ پولیس نے گذشتہ روز کہا کہ تمام گھر کے افراد کو اپنے قریبی پولیس سٹیشن پر رجسٹر کروانا چاہیئے جس کا مطلب یہ ہے کہ فیملی کا سربراہ اس کے گھر میں رہنے والے تمام افراد کی فہرست پولیس کو مہیا کرے۔ پولیس نے کہا کہ اس سکیم کے ذریعے ۱۰،۷۰۰،۰۰۰ افراد کو رجسٹر کروانا پڑیگا اور گھروں کی تعداد پانچ لاکھ بتائی جاتی ہے پولیس نے بتایا ہے کہ ایسا کرنے کی اس لئے ضرورت پیش آئی کہ تامل لوگوں نے کولمبو پر حملے ایک دفعہ پھر شروع کر دیئے ہیں۔ گذشتہ روز بحریہ کے کمانڈر وائس ایڈمرل کلنسی فرنینڈو کو ایک تامل خودکشی سکواڈ نے بم کے ذریعے ہلاک کر دیا۔ اسی طرح ایک اور بم سے حملہ کیا گیا جس میں وزیر تجارت عبدالمنصور کو قتل کرنا مقصود تھا لیکن یہ حملہ ناکام رہا۔ اس وقت تک پولیس نے دو ہزار نوجوان تامل جن کی رہائش کولمبو میں ہے اور کسی قدر اس کے اردگرد بھی سے پوچھ گچھ کی ہے۔

نیشنل افیئرز

گذشتہ دنوں لاہور میں پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف نیشنل افیئرز (پی آئی این اے) نے ایک دو روزہ سیمینار منعقد کیا جس کا موضوع جمہوری اداروں کا پاکستان میں استحکام تھا۔ اس سیمینار میں یہ بات اصرار کے ساتھ کہی گئی کہ فیوڈل ازم اور برادری سسٹم کو ملک کی سیاست سے فارغ کرنا چاہیئے اور صلاحیت اور دوسری اچھی صفات (دیانت داری) کی پوری طرح پذیرائی کرتے ہوئے ایسے لوگوں کو سامنے لانا چاہیئے اور اس بات کا بھی خیال رہے کہ سیاسی پارٹیوں کے مڈل کلاس افراد کو مواقع بہم پہنچانے چاہئیں اس سیمینار میں دانشوروں، سیاسی سائنسدانوں، صحافیوں اور مقننہ کے شرکت کی اور کہا کہ ایک ایسا ضابطہ اخلاق مرتب کیا جانا چاہیئے۔ جس سے حکومت اور حزب اختلاف کے آپس کے تعلقات کو بہتر رکھا جائے اور سیاسی پارٹیوں میں بھی انتخابات کروانے کو رواج دیا جائے۔ اس سیمینار کی سفارشات سوموار کے روز پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف نیشنل افیئرز نے صحافیوں کو مہیا کیں۔ سیمینار میں یہ بات بھی کہی گئی کہ فیوڈل سسٹم کی گرفت کو کم کرنے کے لئے کوئی طریق کار اختیار کرنا لازمی ہے۔ اس بات کا بھی اظہار کیا گیا کہ فیوڈل سسٹم جو سینکڑوں سالوں سے جاری ہے وہ جمہوریت کے فروغ کی راہ میں سب سے بڑی روک ہے۔ سیمینار میں یہ تجویز کیا گیا کہ تمام پارٹیوں کے لئے لازم ہے کہ وہ مطالعاتی اور تجزیاتی گروپ قائم کریں جو ہمیشہ ان باتوں پر غور و فکر کرتے رہیں۔ اور ان کے نتائج سے ملک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو آگاہ کریں۔ اس بات کی ضرورت کا بھی اظہار کیا گیا کہ سب پارٹیاں مل کر یہ فیصلہ کریں کہ انتخابات کو کس طرح آزادانہ اور منصفانہ بنایا جا سکتا ہے۔

یو۔این۔او کی قراردادیں

اقوام متحدہ کے ساتھ ساری دنیا کی بہت سی توقعات وابستہ ہیں۔ یہی ایک ایسا ادارہ ہے کہ اگر عزم اور حوصلے کے ساتھ کام کرے تو دنیا بھر میں جھگڑوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ اور قیام امن کی ہر کوشش کامیابی سے ہمکنار ہو سکتی ہے۔ پاکستان نے اقوام متحدہ کی توجہ اس بات کی طرف دلائی ہے کہ صرف قراردادوں کا منظور کر لینا ہی کافی نہیں اقوام متحدہ کے پاس ایسے اختیارات ہونے چاہئیں کہ وہ اپنی قراردادوں کو مؤثر بنا سکے۔ پاکستان کے نمائندہ سینیٹر خلیل الرحمان نے بطرس غالی کی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس ادارے کو زیادہ مؤثر بنانے کی ضرورت ہے۔ اور پندرہ قومی کونسل کے فیصلوں کو بلا امتیاز لاگو کرنے کی ضرورت ہے۔ مسٹر خلیل الرحمان نیویارک میں اقوام متحدہ کے مرکزی دفاتر میں اس بات پر خطاب کر رہے تھے کہ اقوام متحدہ کو عالمی طور پر مؤثر بنایا جانا چاہیئے۔ اور وہ سیکرٹری جنرل کی رپورٹ کے اس حصہ پر جس کا عنوان امن کا ایجنڈا ہے بول رہے تھے۔ اس میں کیا شک ہے کہ اگر اقوام متحدہ صحیح معنوں میں بلا امتیاز سب ملکوں کی نمائندگی میں امن قائم کرنا چاہے تو دنیا کے کسی خطے میں کوئی جھگڑا نہیں کھڑا ہو سکتا۔ اس ادارے کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ اس کے پاس ایسے اختیارات ہوں جن کو استعمال کرتے ہوئے یہ اپنی قراردادوں پر عمل کرا سکے اس سلسلہ میں کشمیر اور فلسطین کے معاملات سے تعلق رکھنے والی قراردادوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ایک لمبا عرصہ ہو گیا ہے کہ یہ قراردادیں منظور ہونے کے باوجود ان پر عمل نہیں کیا جا سکا یا یوں کہہ لیجئے ان پر عمل نہیں کروایا جا سکا۔ مسٹر خلیل الرحمان نے کہا کہ ہم سیکرٹری جنرل کی رپورٹ سے پوری طرح متفق ہیں۔ لیکن ہم یہ ضرور کہنا چاہیں گے کہ اقوام متحدہ کو جھگڑے روکنے کے لئے صرف قراردادیں ہی منظور نہیں کرنی چاہئیں باقاعدہ عملی اقدام بھی کیا جانا چاہیئے۔

خوراک کی عالمی ضرورت

اقوام متحدہ کی تنظیم خوراک وزراعت (ایف اے او) اور تنظیم عالمی صحت (ڈبلیو۔ ایچ۔ او) نے ایک مطالعہ پیش کیا ہے جس کے مطابق دنیا بھر میں تمام انسانوں کے لئے خوراک تو کافی موجود ہے۔ لیکن اس کے باوجود لاکھوں انسان ایسے ہیں جو قحط کی نظر ہو جاتے ہیں۔ اور ان سے سینکڑوں گنا ایسے لوگ ہیں جنہیں ایسی غذا ملتی ہے جس میں غذائیت کم ہوتی ہے۔ ترقی پذیر ممالک کا ۲۰ فیصد جو اندازاً ۷۸۰ ملین بنتا ہے ایسی خوراک کھاتے ہیں جس میں غذائیت کم ہو۔ ۱۹۰ ملین بچے پانچ سال کی عمر سے کم جن میں ایشیا کے ۱۵۰ ملین اور افریقہ کے ۲۷ ملین شامل ہیں پروٹین کی کمی کی وجہ سے ناقص خوراک کھانے پر مجبور ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ ہر روز دنیا بھر میں چالیس ہزار بچے تقریباً پانچ سال سے کم عمر میں ہلاکت کے منہ میں جا رہے ہیں۔ اور اس کی زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ انہیں بہتر خوراک نہیں ملتی۔ ۲۰۰۰ ملین ایسے افراد ہیں جنہیں کم غذائیت والی غذا ملتی ہے اور جس غذا میں جو غذائیت کم ہے وہ لوگوں کو اندھے پن کی طرف لے جاتی ہے اور ذہنی پسماندگی کا باعث بنتی ہے۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ موت کا سبب بھی بن جاتی ہے۔ اس مطالعاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ وہ بیماریاں جو خوراک اور پانی کے ذریعے لاکھوں لاکھ افراد کو متاثر کرتی ہیں۔ ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک دونوں میں پائی جاتی ہیں۔ بہت سی بیماریاں ایسی ہیں جو متعدی تو نہیں لیکن خوراک اور بود و باش سے تعلق رکھتی ہیں وہ بھی ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک میں یکساں طور پر موجود ہیں۔

اس رپورٹ میں مختلف ممالک میں جو خوراک کے تقابلی جائزے پیش کئے گئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں خلیجیں موجود ہیں۔ کہتے ہیں کہ ۱۹۸۸ء سے ۱۹۹۰ء تک جو خوراک دنیا میں موجود تھی، اگر وہ انسانی ضرورت کے مطابق متوازن طور پر تقسیم کی جاتی تو ساری دنیا کے افراد کے لئے کافی تھی۔ لیکن اسی عرصے میں ترقی پذیر ممالک میں ہر پانچ میں سے ایک فرد کو یہ خوراک میسر نہیں آئی۔ پچاس غریب ترین ممالک ایسے ہیں جہاں غربت بہت زیادہ ہے اور بہتر خوراک ملنے کے امکانات بھی کم ہیں۔

حفاظتی حراست؟

گذشتہ دنوں پولیس نے اس خیال کو مسترد کر دیا کہ بعض سیاست دانوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس نے کہا کہ بعض پی ڈی اے کے سیاسی لیڈروں کو حفاظتی حراست میں لیا گیا تھا تاکہ انہیں ان ہنگاموں میں کوئی نقصان نہ پہنچے۔ لیکن دستوری ماہر اور انسانی حقوق کی سوسائٹی (پاکستان) کے چیئرمین مسٹر ایس ایم ظفر نے گذشتہ روز کہا کہ قانون میں حفاظتی حراست کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اور درحقیقت اگر ایسا کیا جائے تو اسے صرف اغوا کا نام دیا جا سکتا ہے۔ اور جو پولیس افسر یہ کارروائی کرنے کے ذمہ دار پائے جائیں ان کے خلاف ایکشن لی جانی چاہیئے۔ جن لوگوں کو پولیس نے حفاظتی حراست میں لیا تھا ان کے متعلق انہوں نے بتایا کہ بعد ازاں انہیں رہا کر دیا گیا تھا۔ سابق وزیر قانون نے کہا کہ کسی شخص کو قانونی جواز کے بغیر کسی ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے سے روکنا قانون کی خلاف ورزی ہے خاص طور پر جب کہ یہ کارروائی اس کی منشاء کے خلاف کی جائے اور یہ ہیبئس کارپس کے ماتحت آتی ہے۔ انہوں نے اس بات کو دہرایا کہ جسے پولیس حفاظتی حراست کہتی ہے وہ دراصل اغوا ہی کے نام سے موسوم ہو سکتی ہے انہوں نے کہا کہ کسی پولیس افسر کا کسی شخص کو اس لئے اغوا کر لینا کہ اسے اپنی حفاظت میں رکھا جائے کوئی جواز نہیں رکھتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ رویہ خطرناک نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ اور اس کو روکنا اور بند کرنا وقت کی ضرورت ہے اس سلسلے میں انہوں نے پارلیمنٹ کے اراکین کو ایک خط بھیجا ہے اور اس بات کی اپیل کی ہے کہ وہ اس معاملے پر سنجیدگی سے غور کریں۔

خلیج تعاون کونسل

خلیج تعاون کونسل کے اراکین آج کل حفاظتی اقدامات کے متعلق غور کر رہے ہیں ان کے اراکین میں سے قطر میٹنگ میں شرکت نہیں کر رہا اس لئے کہ قطر اور سعودی عرب کا سرحدی جھگڑا ہے۔ اس سے پہلے بھی ایک میٹنگ میں قطر نے شرکت نہیں کی تھی اس کا کہنا ہے کہ جب تک سعودی عرب اور قطر کا فیصلہ نہ ہو جائے اس وقت تک قطر خلیج کی تعاون کونسل کے کسی اجلاس میں شرکت نہیں کرے گا۔ کویت کے وزیر داخلہ نے افتتاحی تقریر میں کہا کہ خلیج تعاون کونسل کی ریاستوں نے اس بات کا فیصلہ کیا ہوا ہے کہ وہ ہر خطرے اور چیلنج کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے اب اسی لئے ان کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ وہ اپنے حفاظتی اقدام کو مستحکم کریں۔ عراق کے پاس اس وقت کویت کے مطابق ۸۰۰ کویتی قیدی موجود ہیں۔ افتتاحی تقریر میں کہا گیا کہ ان کی رہائی کے لئے بھی سر توڑ کوشش کی جانی چاہیئے۔ اور ان کی رہائی کے بعد حفاظتی اقدام اتنے مضبوط ہوں کہ کسی کو حملہ کرنے یا نقصان پہنچانے کی جرأت نہ ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایسا اس لئے بھی کرنا چاہتے ہیں کہ ان ریاستوں کے لوگ ترقی اور بہبود کے پروگرام جاری رکھ سکیں۔ بحرین کے وزیر داخلہ شیخ محمد خلیفہ بن خلیفہ نے کہا اور یہ بات انہوں نے اجلاس کے شروع ہونے سے پہلے ہی کہ یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم دفاع کے لئے متحدہ پالیسی اختیار کریں اور اس اجلاس میں ہم اپنی ریاستوں کے استحکام اور دفاع کے متعلق بھی غور کریں۔ خلیج تعاون کونسل کے اراکین کے وزرائے خارجہ نے بھی ایک اجلاس میں ان امور پر غور کیا اور اس ایجنڈے کی تیاری کی جس پر غور کرنے کے لئے سربراہان ریاست اجلاس بلائیں گے کہا جاتا ہے کہ قطر اور سعودی عرب میں صلح کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن ابھی تک یہ کوشش بے نتیجہ رہی ہے۔

بقیہ صفحہ ۶ سے آگے

اللہ وصیت نمبر ۲۵۱۶۱ - گواہ شد نمبر ۲ - جہاں زیب احمد ۲۲۳ - III سی - ٹاؤن شپ لاہور نمبر ۔ ۴ وصیت نمبر ۲۷۲۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ـــــ ملک محمود احمد

محترم ملک عبدالجلیل صاحب عشرت

اباجان سلسلہ کے پرانے فدائی خدام میں سے تھے۔ علمی خاندان سے تعلق تھا۔ معروف صحافی اور ادیب مولانا عبدالمجید صاحب سالک مدیر انقلاب کے سب سے چھوٹے بھائی تھے۔ خود بھی اعلیٰ درجہ کے ادبی اور علمی ذات کے مالک تھے۔

ان کے مضامین کبھی کبھار الفضل میں بھی شائع ہوتے رہتے تھے مختلف جماعتوں مثلاً لاہور، ڈھاکہ، راولپنڈی وغیرہ میں مختلف حیثیتوں سے جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی حضرت امام جماعت (الثانی) کے عہد سے لے کر وفات تک سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کے رکن رہے۔ جماعت کے اماموں سے ذاتی خادمانہ تعلق اور تعارف رہا۔ بجٹ اور آڈٹ کے ماہر تھے اور اس سلسلہ میں بعض اہم جماعتی امور ان کے سپرد ہوتے رہے۔

گذشتہ سال جلسہ قادیان میں شرکت اور اپنے امام کی ملاقات کی سعادت حاصل ہونے پر بہت خوش تھے۔

طبیعت میں شگفتگی تھی۔ دلچسپ گفتگو کرتے۔ حاضر جواب تھے اور محفل آرا شخصیت تھے۔ ۱۹۸۶ء میں مردان میں مقدمہ درج ہوا۔ ایک رات کے لئے "اسیر راہ مولیٰ" بننے کی توفیق ملی۔ جس کا ذکر بڑے شکر کے رنگ میں کرتے۔ اور حوالات میں اس رات خواب میں حضرت امام جماعت نے جس طرح تسلی دی اس کا تذکرہ سنایا کرتے۔ پچاس پچاس ہزار روپے کی دو شخصی ضمانتوں پر رہا ہوئے اور اس حالت میں اپنے مولیٰ کے حضور حاضری دی کر راہِ خدا میں ایک مقدمہ کی مثل ان کے ہاتھ میں تھی۔ خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔

لواحقین میں خاکسار کے علاوہ خاکسار کی ہمشیرہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک عبدالحلیم صاحب) ٹاؤن شپ لاہور اور داماد ملک محمد نسیم صاحب) اوکاڑہ شامل ہیں۔ نیز ان کو اپنے تیرہ پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں اور تین پڑنواسے پڑنواسیاں دیکھنے کی توفیق ملی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اباجان کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ہمارے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں صبر کی توفیق بخشے اور ان کی صفاتِ حسنہ اپنانے اور جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۶۴۷ میں چوہدری محمود افضل چیمہ ولد چوہدری غلام میراں صاحب قوم جٹ چیمہ پیشہ پنشنر عمر ۶۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۴/۱۷ عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ محلہ دارالصدر شرقی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲-۸-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان پختہ دو منزلہ برقبہ پونے چار مرلہ واقع لاہور مالیتی اندازاً -/۴۰۰۰۰۰ روپے۔ (۲) نقد رقم -/۳۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد افضل چیمہ ۱۴/۱۷ عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ چوہدری محمد اصغر قمر وصیت نمبر ۲۶۵۹۱۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد حنیف سیکرٹری مال دارالصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۸۶۴۸ میں میر ظفر اللہ خان ولد میر عبداللہ خان قوم میر پیشہ مربی سلسلہ عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالفضل ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳-۸-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲۶۰ روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ میر ظفر اللہ خان مربی سلسلہ محلہ دارالفضل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ بشارت احمد ناصر وصیت نمبر ۲۴۲۲۷۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ظہور احمد خان وصیت نمبر ۲۴۷۵۵

مسل نمبر ۲۸۶۴۹ میں خالدہ یوسف بٹ زوجہ محمد یوسف بٹ قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مراد والی ۵.۶ ہریا ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴-۴-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم -/۱۲۰۰۰ روپے۔ (۲) زیورات طلائی ۱۲ تولہ مالیتی -/۳۹۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ خالدہ یوسف بٹ زوجہ محمد یوسف بٹ ساکن کراد وال ۵.۶ ہریا ضلع گجرات۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد یوسف بٹ مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۶۳۹ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ بن یامین بٹ وصیت نمبر ۲۷۰۷۷

مسل نمبر ۲۸۶۵۰ میں نجمہ مشتاق زوجہ چوہدری مشتاق احمد صاحب قوم ہندل جاٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال بیعت ۲۲ جون ۱۹۹۲ء ساکن I-C-III ۲۲۳ ٹاؤن شپ لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷-۶-۹۲ میں کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ سونا مالیتی -/۴۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۶۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نجمہ مشتاق مکان نمبر ۲۲۳ III سی I ٹاؤن شپ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱ میاں حبیب

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 28651 میں رانا عبدالستار خان ولد بوٹے خان صاحب، قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 48/4-A-2 ٹاؤن شپ لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 29-3-92 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زمین برقبہ 10 کنال واقع چک نمبر 285 ای بی ضلع وہاڑی مالیتی 40000/- روپے (2) مکان نمبر 48/4-A-2 برقبہ 4½ مرلہ مالیتی 2½ لاکھ روپے 250000/- روپے۔ (3) سامان شٹرنگ مالیتی 15000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2000/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ رانا عبدالستار مکان نمبر 48/4-A-2 ٹاؤن شپ لاہور۔ گواہ شد نمبر1۔ عزیز احمد وصیت نمبر 17551۔ گواہ شد نمبر2۔ چوہدری محمد ارشد شفیع سیکرٹری مال ٹاؤن شپ لاہور۔

مسل نمبر 28652 میں حفیظ اللہ خان ولد چوہدری رحمت اللہ خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 96 ستلج بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 4-7-92 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) پلاٹ برقبہ 35 مرلہ واقع رائے ونڈ روڈ مالیتی 30000/- روپے۔ (2) بنک میں جمع شدہ رقم 20000/- روپے۔ (3) سکوٹر مالیتی 9000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3000/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ حفیظ اللہ خان 96 ستلج بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر1۔ رانا مبارک احمد وصیت نمبر 19473۔ گواہ شد نمبر2۔ رانا منظور احمد ناظم خدمت خلق علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر 28653 میں مرزا بشیر احمد ولد مرزا عنایت اللہ قوم مغل پیشہ کاروبار عمر 74 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن III-H-140 ماڈل ٹاؤن لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-6-1992 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے دو عدد دکان مالیتی 300000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 40000/- روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مرزا بشیر احمد III-H-140 ماڈل ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر1۔ نصیر احمد H-104 ماڈل ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر2۔ ناصر احمد 134/7 ماڈل ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر 28654 میں امۃ الحئی بشریٰ زوجہ مرزا مبشر احمد قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 73 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل ٹاؤن لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-6-92 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی 60 تولہ مالیتی 192480/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ امۃ الحئی بشریٰ III-H-140 ماڈل ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر1۔ مرزا مبشر احمد مسل نمبر 28653 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2۔ ناصر احمد 134/7 ماڈل ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر 28655 میں مسعود احمد صاحب ولد چوہدری بشیر احمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ میڈیکل پریکٹیشنر عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 88 ابدالی روڈ سنت نگر لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 11-7-92 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر 88 ابدالی روڈ سنت نگر لاہور برقبہ 8 مرلہ مالیتی 500000/- روپے، اس مکان کے 1/4 حصہ کا مالک ہوں۔ اس وقت مجھے مبلغ 5000/- روپے ماہوار بصورت پرائیویٹ پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مسعود احمد ولد چوہدری بشیر احمد 88 ابدالی روڈ سنت نگر لاہور۔ گواہ شد نمبر1۔ محمد صدیق شاکر صدر حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور۔ گواہ شد نمبر2۔ ناصر احمد برادر موصی۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

کس طرح کوشش کروں کہ میرے اچھے نمبر آجائیں لیکن سینکڑوں ہزاروں احمدی بچے ہیں جن کے دماغ میں سب سے پہلے یہ خیال آتا ہے کہ وہ دعا کے لئے خط لکھیں۔ چنانچہ جب یہ دعائیہ خطوط آتے ہیں تو انہیں دیکھ کر میری روح بڑی لذت محسوس کرتی ہے اس خیال سے کہ ہر لکھنے والے کے دماغ میں پہلا خیال اپنے رب کا آیا ہے۔ اور یہ معصوم بچے اس فوج میں داخل ہو گئے ہیں جو (اپنے رب کو خوف اور طمع سے پکارتے ہیں) والی فوج ہے۔ اسی طرح تربیت پاتے ہوئے جب یہ بڑے ہوں گے تو ان پر ہمیشہ اپنے رب کا خیال غالب رہے گا اور وہی ایک خیال ہے جو ان کی روح پر قبضہ کئے رکھے گا (از خطبہ فرمودہ 29 جولائی 1983ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: یکم دسمبر۔ آسمان صاف ہے اور دھوپ نکلی ہوئی ہے۔ تاہم صبح کے وقت گہری دھند تھی۔

○ مذہبی امور کے وفاقی وزیر مولانا عبدالستار نیازی نے کہا ہے کہ پاکستان کے تمام شہری برابر ہیں۔ اور آئین کے مطابق تمام اقلیتوں کے حقوق محفوظ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ قادیانیوں کی نشاندہی کے لئے بنایا گیا ہے۔ مسیحی ہماری طرح اپنے مذہب پر فخر کریں۔

○ پیپلز پارٹی کی رہنما محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہمیں صدر یا کسی اور طاقت سے زیادہ عوام پر اعتماد ہے۔ لانگ مارچ کوئی سیاسی نعرہ نہیں عوامی تحریک ہے۔ انہوں نے کہا حکمرانوں نے ظلم کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ اب خاموش رہنا کفر ہے۔

○ جنرل سیکرٹری جمیعت علمائے اسلام مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ ہم نواز شریف کو ہٹانے کے لئے پی۔ ڈی۔ اے کا ساتھ نہیں دیں گے البتہ جمہوریت اور عبوری حکومت کے لئے اتفاق رائے ہو سکتا ہے۔

○ صدر پاکستان نے کہا ہے کہ حکومت میں تبدیلی آئین کے مطابق ہونی چاہیئے۔ سیاسی تنازعات اور اختلافات باہمی افہام و تفہیم اور بحث مباحثہ سے حل ہو سکتے ہیں۔ اسمبلیاں کب توڑی جا سکتی ہیں۔ یہ میں بہتر جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں کسی مارچ کے خلاف نہیں ہوں مگر قوم ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر اسلامی اقتدار کے لئے اجتماعی مارچ کرے تو وہی صحیح معنوں میں "قوم مارچ" ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ پی ڈی اے کے لانگ مارچ کو روکنے کے لئے حفاظتی اقدامات درست تھے۔

○ وزیر اعظم پاکستان نے شاہ پور صدر سٹیڈیم میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جن لوگوں نے ملک کے دو ٹکڑے کئے ان کے ساتھ صلح نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ظلم، ناانصافی اور فحاشی کے خاتمے کا میرا مشن دو سال میں صرف ۲۰ فی صد مکمل ہوا ہے۔ ۱۹۹۵ء تک انشاءاللہ پورا ہو جائے گا۔

○ صدر پاکستان نے ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی امن آج بھی وقت کی اہم ضرورت اور مقصد ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عدم تحفظ کے احساس نے دنیا کو اپنا دفاع کرنے کی صلاحیت حاصل کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔

○ پی ڈی اے کے رہنما اصغر خان نے کہا ہے کہ اگر صدر نے عبوری حکومت کے تحت جلد انتخابات نہ کرائے تو ہم تحریک کو ان کی طرف موڑ سکتے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی برسر اقتدار آ کر طلباء تنظیموں پر سے پابندی ختم کر دے گی

○ شاہراہ قائداعظم لاہور پر پی ڈی اے کے احتجاجی جلوس کے ۶۳ شرکاء کو پولیس نے کمانڈو ایکشن کے ذریعہ گرفتار کر لیا۔ ان میں پیپلز پارٹی کے سیکرٹری جنرل شیخ رفیق بھی شامل ہیں۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر جسٹس محمد افضل ظلہ نے کہا ہے کہ اس وقت قوم کو بے شمار ملکی غیر ملکی اور عالمی چیلنجوں کا سامنا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ملک میں شریعت اسلامی کا مکمل نفاذ عمل میں لایا جائے۔

○ لاہور فیصل آباد سیکشن پر ۳۱ گھنٹے کے بعد ریلوے ٹریفک بحال کر دی گئی ہے۔

○ جکارتہ میں طلباء کی احتجاجی سیاست سے نبٹنے کے لئے فوج طلب کر لی گئی ہے۔

○ عالمی بینک کی طرف سے صومالیہ کے لئے ڈیڑھ کروڑ ڈالر کی گرانٹ منظور کی گئی ہے۔

○ امریکہ میں ایک خفیہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ایران ۲۰۰۰ء تک ایٹمی ہتھیار بنانے میں کامیاب ہو جائے گا۔

○ عراق نے کویت پر اپنے قبضے کے دوران جو اسلحہ ضبط کر لیا تھا وہ واپس کرنا شروع کر دیا ہے۔

○ انسانی حقوق کی تنظیم ایشیا واچ نے کہا ہے کہ بھارت عالمی برادری کو انسانی حقوق سے متعلق گمراہ کن معلومات دیتا ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں لوگوں پر تشدد انتہا کو پہنچ چکا ہے۔

○ اسلامی ممالک کی تنظیم کے وزرائے خارجہ کا اجلاس یکم اور ۲ دسمبر کو جدہ میں ہو رہا ہے۔ اجلاس میں بوسنیا کے مسئلہ پر گفتگو ہوئی۔

○ روسی صدر بورس یلسن نے اپنی علیحدہ تنظیم قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ بھارتی سرحدی فوج میں خواتین کو شامل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ دہشت گردی میں ملوث خواتین سے فوجی خواتین نمٹیں گی۔

○ بھارتی سپریم کورٹ کی طرف سے بابری مسجد کی جگہ رام مندر کی تعمیر کی اجازت نہ دینے پر گذشتہ روز بھارتی پارلیمنٹ میں شدید ہنگامہ ہوا۔

ایک وقت میں تین کام

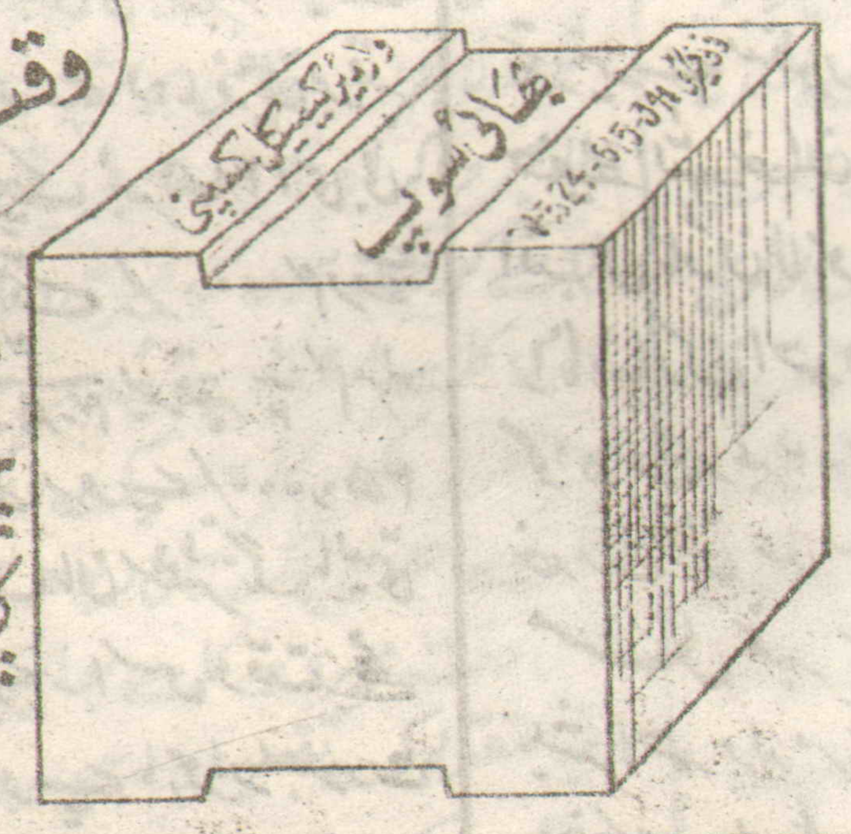

دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

بھائی سوپ رجسٹرڈ
WARRIOR
WARRIOR

وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزا سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کے ساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔
اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۶۱۷۷۶۴ ــ ۴۷۷۶۴
فیکٹری ۶۱۵ ــ ۳۴۰ / ۰۴۵۲۴

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوو نما کا خاص خیال رکھیں۔
اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS	COURSE	۱۰۰/-	۔چھوٹا قد کورس
BED URINE	COURSE	۳۵/-	۔بول بستری کورس
MITTI CHOUR	COURSE	۲۰/-	۔مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH	COURSE	۳۰/-	۔بے بی گروتھ کورس
MARASMUS	COURSE	۶۰/-	۔سوکھا پن کورس
BABY	TINIC	۱۲/-	۔بے بی ٹانک
SLOW DENTITION	CURE	۲۰/-	۔آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH	CURE	۲۰/-	۔بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن
چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶ / ۲۷۱